ناقل: مہدی معاویہ

خطاب سید عطاء المحسن بخاری مدظلہ،

جمہوریت شرک ہے

خطاب: توحید و سنت کانفرنس۔ ۲۶ ستمبر ۱۹۸۷ء ۔ جامع مسجد برمنگھم۔ انگلینڈ

الحمد لله الذی لم یتخذ ولداً ولم یکن لہ شریک فی الملک ولم یکن لہ ولی من الذل وکبّرہ تکبیراً۔ سبحانہ و تعالیٰ عما یقولون علواً کبیراً۔ واشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ۔ الذی ارسل محمداً نبیاً ورسولاً و شاہداً ومبشراً و نذیراً وداعیاً الی اللہ باذنہ و سراجاً منیراً۔ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وازواجہ واصحابہ وبارک وسلم تسلیماً کثیراً کثیراً۔

اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

شرع لکم من الدین ماوصّٰی بہ نوحاً والذی او حینا الیک وما وصینا بہ ابرھیم وموسیٰ وعیسیٰ ان اقیموا الدین ولا تتفرقوا فیہ، کبر علی المشرکین ماتدعوھم الیہ اللہ یجتبی الیہ من یشاء و یھدی الیہ من ینیب صدق اللہ العظیم۔

معزز علمائے کرام، محترم نمائندگانِ مصر و عراق، سامعین مکرم!

توحید و سنت کانفرنس میں آپ حضرات کی شرکت اور ہم فقیروں کی حاضری محض اللہ کا فضل و کرم ہے۔ وہ اللہ جو اپنے ایک بندے کے ذریعے سے "تین سو ساٹھ جمہوری قوتوں" کو شکست دیتا ہے۔ ڈیموکریٹک پاورز کو ہمیشہ کے لئے دفن کر دیتا ہے۔ وہ اللہ جو محمد بن عبد اللہ سے آلِ عدنان و قحطان کے تین سو ساٹھ نسلی طبقات میں

انی ان اللہ لا الہ الا انا فاعبدنی

کے خوبصورت اور حسین الفاظ کا رس دل کے کانوں میں گھولتا ہے۔ وہ اللہ جو اس کائنات میں اپنی حکومت و اقتدار کے سوا کسی کا اقتدار گوارا نہیں کرتا۔

"لوکان فیھما الھۃ الا اللہ لفسدتا"

اس کائناتِ ارض و سماوی میں اگر دوسرا الٰہ ہوتا تو یہ کائنات زیروزبر ہو جاتی۔

"بین السماء والارض لوکان الھاً آخر"

اللہ سے الٰہ ہمیں سمجھ نہیں آتا اور ہم گھبرا اٹھتے ہیں۔ وہ ذات گرامی جو قلب انسانی کے عمق میں اور اس کے

نفسِ ناطقہ کی گہرائی میں ایک ایسا جذبہ پیدا کر دے جو انسان کو کسی کا والہ وشیدا بنا دے اس کو الٰہ کہتے ہیں۔

اب اگر میرے اور آپ کے دل میں اس اللہ کے علاوہ کسی اور کا والہانہ پن پیدا ہو جائے کہ میں ہر وقت اسی کو پکاروں ------ یہی شرک ہے۔ ایسا آدمی گردن زدنی اور ناقابلِ معافی ہے اور وہ اللہ جو کہتا ہے:

O ان الحکم الا لله امران لا تعبدوا الا اياه ذالک الدين القيم ولکن اکثر الناس لا يعلمون

حکومت نہیں ہے کسی کی۔ سوائے اللہ کے۔ اس نے فرمایا کہ نہ پوجو مگر اسی کو۔ یہی سیدھا راستہ ہے۔ پر اکثر لوگ نہیں جانتے۔ (یوسف۔ ۴۰)

O ذالک الدين القيم فلا تظلموا فيهن انفسکم و قاتلوا المشرکين کافةً کما يقاتلوا انکم کافة O واعلموا ان الله مع المتقين۔

یہی ہے سیدھا دین۔ سو ان میں ظلم مت کرو اپنے اوپر اور لڑو سب مشرکوں سے ہر حال میں اور جان لو اللہ ساتھ ہے ڈرنے والوں کے (التوبہ۔ ۳۵)

حکومت، حکمرانی اور اس کے تمام ترجتنے بھی لوازم ہیں سب اسی کے لئے ہیں۔

سروری زیبا فقط اس ذات بے ہمتا کو ہے
حکمراں ہے بس وہی باقی بتان آزری

اور ہم مسلمان علماء، صوفیاء، محدثین، مفسرین، اصحابِ بیعت و ارشاد اگر اس اللہ کی حکمرانی، اسکے عطاء کئے ہوئے نظام ریاست و سیاست کو چھوڑ کر کسی اور طرف رخ کریں تو یہ بھی تو شرک ہی ہے---- اور کیا ہے؟! اگر ایک قبر کو مشکل کشا ماننا شرک ہے تو کسی اور نظام ریاست امپیریلزم، ڈیمو کریسی، کمیونزم کیپیٹل ازم اور تمام غیر اسلامی باطل نظام ہائے ریاست کو ماننا کب اسلام ہو سکتا ہے۔

"ومن يشرک بالله فقد ضل ضلالاً بعيداً"

"جو شخص شرک کرتا ہے تحقیق وہ بہت دور کی گمراہی میں مبتلا ہوا" (۱) اور قرآن ان کو تحدی کرتا ہے۔ چیلنج کرتا ہے۔ امام المشرقین والمغربین، رسول الثقلین شفیع المذنبین، مولائے کائنات، محمد رسول اللہ صلی علیہ وسلم کو کہتا ہے۔

"الم ترالی الذين يزعمون انهم آمنوا بما انزل اليک وما انزل من قبلک يريدون ان يتحاکموا الی الطاغوت"

الم تر الی الذين------

اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ دیکھتے نہیں ان کی طرف، انکے حالات، انکا کیریکٹر، انکا ماضی و حال ان کی سازش، وہ اپنے تئیں گمان کرتے ہیں،

يفهون و يزعون

کہ وہ آپ پر بھی ایمان لے آئیں اور آپ سے پہلے جو کچھ نازل ہوا اس پر بھی ایمان لے آئیں۔
یریدون ان یتحا کموا الی الطاغوت
حقیقت حال یہ ہے کہ وہ طاغوت کی حکمرانی قائم کرنا چاہتے ہیں۔ (۲)
ڈیمو کریسی ، امپیریل ازم کمیونزم اور کیپیٹل ازم وغیرہ طاغوت ہیں یہ سب نظام کفر ہیں اور حق سے پھیرنے والے ہیں۔
فمن یکفر باالطاغوت و یومن باللہ فقد ستمسک بالعروۃ الوثقیٰ"
طاغوت سے انکار کیجئے، ماننے سے پہلے طاغوت کو ود آؤٹ کرنا واجب ہے۔ اللہ کی وحدت کو ماننے سے پہلے اللہ کی اپوزیشن کو کنڈیم کرو۔ اس کی اپوزیشن کو رد نہیں کرتے بلکہ اس سے مفاہمت کرتے ہو۔
تم کیسے انقلابی ہو جو خدا کے دشمنوں سے معاونت (COPPRATION) کرتے ہو، اور اس سے ووٹ مانگتے ہو۔ اگر کسی آدمی کا ایک ووٹ ہے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی ایک ووٹ ہے، ابو جہل کا بھی ایک ووٹ ہے۔
ھذا فی الا سلام------؟ کیا یہ اسلام میں ہے؟
اور اگر ابو جہل کا ووٹ تھا تو اسکو ابو جہل کہنے کا کیا مطلب----؟ وہاں ابو بکر رضی اللہ عنہ کا عمر رضی اللہ عنہ کا، عثمان رضی اللہ عنہ کا، علی رضی اللہ عنہ کا، معاویہ رضی اللہ عنہ کا، حسن رضی اللہ عنہ و حسین رضی اللہ عنہ کا، ابو سفیان، طلحہ رضی اللہ عنہ، ابو عبیدہ ابن الجراح رضی اللہ عنہ خالد ابن ولید رضی اللہ عنہ، عمار ابن یاسر کسی کا ووٹ نہیں------ تم کہاں ہو؟ تم----- جن کو شریعت کے مطابق استنجا کرنے کا علم نہیں،
صرف سجدہ کر لینا اور جھک جانا ہی شرک نہیں اس سے بڑا شرک اعماقِ جاں میں کھبا ہوا شرک ہے۔ اس دور میں
"اہلِ حق اعماقِ جاں میں منتشر"
اسی لئے گروپنگ ہے، جتھہ بندی ہے اور گروہی مفادات ہیں کہ اعماقِ جاں میں انتشار موجود ہے۔ اور اس کی وجہ نظام ہائے باطل سے مفاہمت (COMPROMISE) ہے۔
یہ مسٹر خمینی، دو پاؤں پر چلنے والا وحشی جانور

حاشیے
(۱) مفسرین نے لکھا ہے کہ
الشرک اعظم انواع الضلال و ابعد ھا من الصواب
شرک، گمراہی کی انواع میں سے سب سے بڑی نوع ہے اور درستگی سے بہت دور ہے۔
(۲) طاغوت کہتے ہیں
کل ما شغلک عن الحق فھو طاغوت۔ جو چیز بھی حق سے پھیر دے وہ طاغوت ہے۔

---- فمنهم من يمشي على رجلين"
"الحضارۃ الخبیثہ" ماڈرن سولائزیشن کا نمائندہ ہے، یہودیت نے مذہب کی چھاپ لگا کر نیا روپ اختیار کیا اور نام ہو گیا ہے اُس کا "خمینیت"

آپ ذرا غور فرمایئے ہم اور آپ ایک ہیں، ساری کائنات میں ایک ہیں، ہماری اکائی کو کس نے تقسیم کیا؟ ہماری وحدت کو کس نے پارہ پارہ کیا؟ ہماری یک جہتی کو کس نے تقسیم کیا؟ ہماری یکسوئی کو کس طرح مختلف سمتوں میں مختلف سمتوں میں گھما دیا۔

ڈیمو کریسی، امپریلزم اور کمیونزم جیسے خبیث ترین، بد ترین اور کافرانہ ریاستی نظاموں نے ہمیں تقسیم کر یا۔ اور ہم نے خوشی سے اس تقسیم کو قبول کر لیا۔ پھر ہم اس تقسیم کو قبول کر کے گوشہ نشین نہیں ہو گئے بلکہ ں کے لئے سماج میں (MOVE) حرکت کی اور اس (MOVEMENT) تحریک کو ہمارے نام نہاد سیاسی ہنماؤں نے اسلام کہا۔

قبر کو سجدہ کرنے والا مشرک، پتھر، لکڑی اور درخت کو مشکل کشا ماننے والا حاجت روا ماننے والا مشرک۔ اور یر اللہ کے نظاموں کو مرتب کرنا اور اسکے لئے تگ و دو کرنا اور اس نظام کو قبول کرنا یہ توحید ہے----؟

ہیں کواکب کچھ نظر آتے ہیں کچھ
دیتے ہیں دھوکہ یہ بازی گر کھلا

اور بقول اقبال:

بتوں سے تجھ کو امیدیں، خدا سے نومیدی
مجھے بتا تو سہی اور کافری کیا ہے؟

"وماذا بعد الحق الاالضلال فانى تسرفون" سورة ، آيت

کہاں گھومے جا رہے ہو۔ حق کے بعد سوائے ضلال و گمراہی کے، ذلت و رسوائی کے اور کچھ نہیں۔ امت مسلمہ کی مسکنت اور پامالی کی ایک وجہ یہ ہے کہ اُس نے محمد کریم علیہ الوہ التحیۃ والتسلیم کا راستہ چھوڑا۔ ان کے تمدن کو چھوڑا، ان کی تہذیبی اقدار (VELUSE) کو چھوڑا۔ ان کی معاشرتی اور گھریلو اقدار کو ترک کیا۔ ماڈرن سولائزیشن اور ماڈرن کلچرل موومنٹ (یہودیوں اور عیسائیوں کی تہذیب) کو قبول کر کے عملاً اسلام کو کندطم کیا۔

آج کا مسلمان----؟ پاکستان، ہندوستان، سوڈان، عراق اور دیگر مسلم ممالک کے اخبارات و جرائد میں بحث ہوتی ہے کہ اسلامی سزائیں ظالمانہ سزائیں ہیں یا عادلانہ سزائیں----؟ تمام ممالک میں اباحی لوگوں نے جو ڈیمو کریسی یا کمیونزم کو قبول کرتے ہیں۔ انہوں نے مذاہب توڑ دیئے، بغاوت اور انار کی پیدا کی اور اسلام کے پردے پر، اسکی گواہی پر، اس کی دیت پر، شراب نوشی، جوئے، اغواء، چوری ڈاکہ، قتل اور دیگر جرائم قلیمہ پر عمل کرنے والے لوگوں کو پروڈکشن دی ہے---- یہ کس لئے؟ تاکہ غیر اسلامی نظام آسانی سے پھیل سکے اور اس کا اقتدار برقرار رہ سکے جو کہ اللہ اور اس کے رسول کی اپوزیشن میں ہے۔

صحابہ کرام آئمہ فقہاء، صوفیاء عرب و عجم----؟ آپ مجھے بتائیں کہ ان میں کسی ایک آدمی نے بھی اس

نظام کو کسی بھی انداز میں قبول کیا ہو۔۔۔۔۔؟ سب سے پہلے تو سرور کونین حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بات ماننا ہو گی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اخرجو الیہود من جزیرۃ العرب او من جزائر العرب۔

(یہودیت کو جزائر عرب سے نکال دو) یہ ڈیموکریسی ہے؟ کسی ایک قوم کو ملک سے نکال دینا یہ جمہوریت نہیں ہے۔ مگر اسلام ہے۔ ہاں البتہ یہاں آپ کے ہاں جمہوریت ہے۔ یہاں انگریز بھی ہیں، سکھ بھی ہیں، ہندو اور مسلمان بھی ہیں۔ فرنچ بھی ہیں اور کالے بھی ہیں۔۔۔۔۔ یعنی اقدار سے بھٹکا ہوا ایک مخلوط معاشرہ ہے یہ ڈیموکریسی ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں یہودیوں کو نکال دو ہم کہتے ہیں کہ پاکستان میں مرزائیوں کی تبلیغ کو خلافِ قانون قرار دو۔ اگر ہم یہ سب کچھ کرنا چاہتے ہیں تو یہ اسلام کے بغیر نہیں ہوگا۔

موجودہ نظاموں میں جتنے بھی نظام ہیں ان کے قانونی جمہوری حقوق ہیں۔ خمینی کے بھی حقوق ہیں، مرزائیوں کے بھی حقوق ہیں۔

اگر آپ اسلام چاہتے ہیں تو پھر نہ خمینی کے حقوق ہیں، نہ مرزائیوں کے حقوق ہیں، نہ کسی مشرک کے حقوق ہیں نہ کسی فاسق و فاجر کے نہ کسی ابلیس کے شاگرد کے۔ ہاں اُن کے ذاتی بنیادی حقوق ہیں۔ جن سے تجاوز اسلام کے قانون کی خلاف ورزی ہے۔ ابلیس کے جتنے بھی لشکر ہیں۔ "جنود ابلیس" کے کسی ایک جُندی کو یہ حق حاصل نہیں ہے کہ وہ اسلامی ریاست میں اپنے فکر کی ترویج و اشاعت کرے۔ یعنی تبلیغ و اشاعت کے لئے اپنے لوگوں کو اکٹھا کرے۔ وہ کچھ نہیں کرسکتا بجز ایک فرماں بردار خموش شہری کے۔

اللہ پاک بار بار یہی کہتے ہیں:

"کبرعلی المشرکین ماتدعو ھم الیہ"

مشرکوں کو یہ بات گراں ہے کہ آپ ان کو اس کی طرف بلاتے ہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہود و نصاریٰ سے فرمایا اسلام قبول کر لو سلامتی لے لو، اور اگر اسلام قبول نہیں کرتے ہو تو ہمیں (UPPER HAND) بالادست مانو اور ہماری اطاعت قبول کرو۔ یہ بھی قبول نہیں ہے تو پھر تلوار لے آؤ میدان میں آجاؤ، دو دو ہاتھ کر لیتے ہیں۔۔۔۔۔ کیا یہ جمہوریت ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

خالفوا الیہود والنصاریٰ"

یہود و نصاریٰ کی مخالفت کرو۔

یہ تہذیبی عمل ہے کہ تہذیبی امور میں یہود و نصاریٰ کی مخالفت کرو۔ کہاں ہے جمہوریت اسلام میں؟ نہ ووٹ ہے نہ (COMPROMISE) مفاہمت ہے اور نہ ان کا وجود برداشت ہے۔ نہ ان کی تہذیب برداشت ہے۔ جو دین یہ کہتا ہے کہ بیت الخلاء میں جاؤ تو ہماری پابندی کرو، پہلے بایاں پاؤں اندر داخل کرو۔ پھر دایاں پاؤں داخل کرو۔ نکلو تو پہلے دایاں پاؤں نکالو پھر بایاں پاؤں نکالو۔ قمیض پہنو تو یوں پہنو، جوتا پہنو تو یوں پہنو، مسجد میں آؤ تو یوں آؤ، گھر میں جانا ہو تو یوں جاؤ، بازار میں داخل ہوں تو یوں۔ زندگی کے تمام امور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے

مطابق سرانجام دو۔ وہ آپ کی رائے کا احترام کرتا ہے یا آپ کو مطیع بنانا چاہتا ہے۔؟

اسلام آپ سے اطاعت مانگتا ہے۔ آپ سے ووٹ نہیں مانگتا۔ آپ کی رائے نہیں مانگتا۔

"من یطع الرسول فقد اطاع اللہ" سورۃ آیت

"جس نے رسول کی اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی"۔

آپ کو اسلام میں ترمیم واضافے کا کوئی اختیار نہیں دیا گیا۔

اور جناب سنیئے۔۔۔!

"شرع لکم من الدین ماوصیٰ بہ نوحا والذی اوحینا الیک وما وصینا بہ ابراہیم و موسیٰ وعیسیٰ ان اقیمو الدین ولا تتفرقوا فیہ"

ٹکڑے نہ ہو جاؤ، وحدت ملی۔۔۔۔ کونسی وحدت ملی؟ وحدت ابراہیمی، دیو بندی ملتہ نہیں، بریلوی ملتہ نہیں، اہلِ حدیث ملتہ نہیں، مجلسِ احرار ملتہ نہیں، جمعیتہ العلماء ملتہ نہیں، پوری امت ملتِ ابراہیم۔

"ملتہ ابیکم ابراھیم، ھو سمٰکم المسلمین"

ملتہ ابراہیم کے قیام، اس کی وحدت، اس کی بقاواستحکام کی جنگ لڑئے، پھر آپ دشمن کو شکست دے سکتے ہیں۔

"ولا تتفرقوا فیہ"

اور آپس میں ٹوٹ پھوٹ چھوڑ دیجئے۔ اللہ مجھے اور آپ کو اس نعمت سے سرفراز ہونے کی توفیق عطاء فرمائے۔ آپ کو اور تمام دنیا میں پھیلے ہوئے مسلمانوں کو جو مختلف نظام ہائے ریاست میں جکڑے ہوئے ہیں اللہ ان کو اس چنگل سے، اس گندگی سے، اس لعنت سے، اس نجاست سے اور اس شرک کے ڈھیر سے نکالے۔ اور ان کو جس طرح حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے غلاظت کے گڑھے سے نکال کر تخت پر بٹھا دیا تھا۔ شرافت کے تخت پر، ایمان کے تخت پر، اعتقاد کے تخت پر، عمل کے تخت پر، خدا ہمیں پھر اس تخت کا وارث بنائے۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العٰلمین

آپ کے عطیات

محاسبہ مرزائیت ورافضیت کی جدوجہد کو تیز کرنے کے لئے اپنی زکوٰۃ، صدقات اور عطیات اپنی جماعت مجلسِ احرار اسلام کو دیجئے۔

بذریعہ منی آرڈر: سید عطاء المحسن بخاری مدظلہ، داربنی ہاشم، مہربان کالونی ملتان

بذریعہ بنک ڈرافٹ یا چیک: اکاؤنٹ نمبر ۲۹۹۳۲ حبیب بنک حسین آگاہی۔ ملتان۔